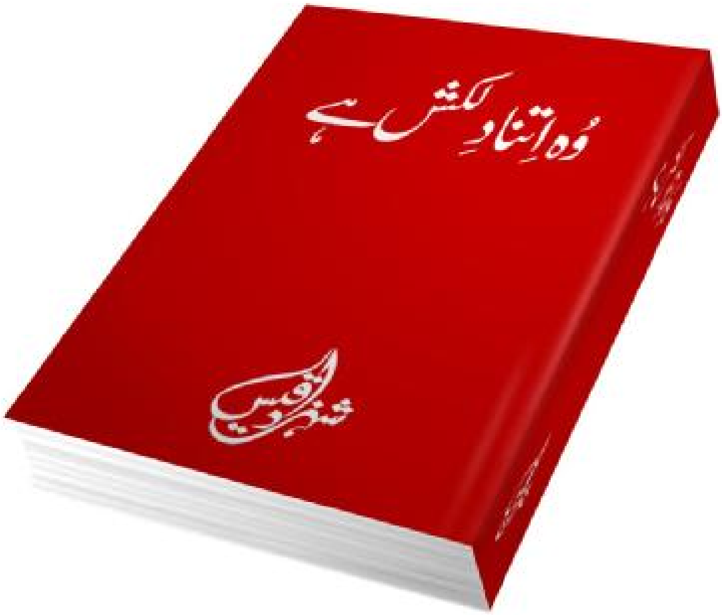
وہ اتنا دلکش ہے

فہرست

1. یہ کتاب تقسیم کیجیے 6
2. پرنٹ کرنے کا طریقہ 7
3. وُہ اِتنا دِلکش ہے 8
4. ضابطہ 9
5. اِنتساب 10
6. مجبوری 11
7. عرضِ قیس 12
8. ہاتھ سے تحریر شدہ شاعری کا تحفہ 20
9. اَدائیں حشر جگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے 21
10. چمن کو جائے تو دَس لاکھ نرگسی غنچے 23
11. جو حُسن جسم سے چھلکا ، اُسی سے پھول بنے 25
12. یہ شوخ تتلیاں ، بارِش میں اُس کو دیکھیں تو 27
13. تمام آئینے حیرت میں غرق سوچتے ہیں 29
14. رُکے تو وَقت ٹھہر جائے ، نبض روکے سانس 31
15. مقابلے میں جو حُسنِ جہاں کے حصہ لے 33

16. صنم کدے میں جو پہنچے تو چند پہنچے صنم 35
17. وُہ جس کے آنے کی خوشبو منادی کرتی ہے 37
18. شَفَق کی سرخی نہیں ، سرخ سیب جیسے گال 39
19. عقیق ، لولو و مرجان ، ہیرے ، لعلِ یمن 41
20. نہا کے جھیل سے نکلے تو رِند پانی میں 43
21. جمال ایسا جُنوں گر کہ پوج لیں تب بھی 45
22. نظر جھکائے تو پاکیزگی طواف کرے 47
23. لگائی سرخی کہ سرخی لبوں کی پھیکی لگے 49
24. چڑھے جو قرب کی خوشبو تو گُل رہیں تازہ 51
25. جناب عشق نہ ہو جائے پڑھتے پڑھتے غزل 53
26. کھلے جو عشق کا مکتب تو " لب پہ آتی " نہیں 55
27. وُہ ہنس رہا ہو تو کچھ بچے آ کے کہتے ہیں.......... 57
28. رِیاضی دان اُسے فرض کر کے دیکھیں تو 59
29. کرائے فرض وُہ جو کچھ بھی فرض ہو جائے 61
30. چلے جو مست ہِرن ، شہ جہان ، تاج محَل 63
31. ہمیں مبالغے کی کیا پڑی ہے ، لو صاحب! 65
32. ہے اُس کے کوچے میں صدقے کی اِس قدَر بھرمار 67

33. کبھی کبھی ہمیں لگتا ہے بھیگے لب اُس کے......... 69
34. سریلا اِتنا ہے کہ ساز اَپنی آوازیں................ 71
35. نفیس اِتنا ہے کہ کرنیں غسل کرنے کو 73
36. جو اُس کو چومنا چاہیں ، اَگر وُہ چومنے دے........ 75
37. جو کام سوچ رہے ہیں جناب دِل میں اَبھی 77
38. مجھے شروع میں پڑھا کر ہیں دَم بخود شاعر......... 79
39. کتاب خریدیئے.................................. 81
40. کیا آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں؟ 82
41. ٹیکسٹ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیجیے 83
42. میری خدمات حاضر ہیں.......................... 85
43. اس کتاب کا مکمل متن حاصل کریں............ 86
44. اپنی کتاب آن لائن شائع کریں.................... 87
45. نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کریں 88
46. حرفِ آخر 89
47. آپ کا شکریہ 90

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ کتاب تقسیم کیجیے

آپ اس ای بک کو بغیر کسی تبدیلی کے بلامعاوضہ تقسیم کر سکتے ہیں اور اپنے بلاگ یا ویب سائٹ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ دیگر کسی استعمال کے لیے info@SQais.com پر رابطہ فرمایئے۔ شکریہ

Free E-Book

You can freely distribute this E-Book unchanged for non-commercial purposes on any medium. For other usage please contact me at info@SQais.com Thanks.

پرنٹ کرنے کا طریقہ

آسانی سے پڑھنے کے لیے آپ اس کتاب کو پرنٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ اس طرح کی گئی ہے کہ پرنٹنگ میں کم سے کم کاغذ کا ضیاع ہو۔ پرنٹ کرنے کے لیے:

1. اے فور (A4) سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔
2. سائیڈ سے مارجن ختم کر دیجیے۔
3. پہلے ایک صفحہ پرنٹ کر کے دیکھ لیجیے۔ اگر صحیح پرنٹ ہو جائے تو باقی بھی کر لیجیے۔ شکریہ

وہ اِتنا دِلکش ہے

(حُسنِ اُولیٰ کا اِجمالی جائزہ)

شہزاد قیسؔ

آن لائن اہتمام

اُردو پبلک لائبریری

www.UrduPublicLibrary.com

ضابطہ

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب	وُہ اِتنادِلکش ہے
شاعر	شہزاد قیسؔ
نظر ثانی	خانم شب زیدی
ناشر	یاسر جواد
پرنٹر	ڈیلٹا فوکس پرنٹرز، لاہور
ڈیزائنر	ریاض رحمان
اولین اشاعت	جولائی 2016ء
موجودہ اشاعت	منگل، 17اپریل، 2018
قیمت	350/- رُوپے
صفحات	90

اِنتساب

حُسنِ مسلسل کے نام

مجبوری

تمہارے لب سے میں تشبیہ خود نہیں دیتا
گلاب منتیں کرتے ہیں، دینی پڑتی ہے

عرضِ قیس

اَدائیں حشر جگائیں وُہ اِتنا دِلکش ہے
خیال حرف نہ پائیں وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ غزل آج سے 20 سال پہلے (1996ء) شروع ہونے والی ایک طویل قلمی کاوش ہے۔ یوں تو میرے رومانوی کلام میں

بہت سی طویل غزلیات شامل ہیں لیکن میرے قارئین اور پرستاروں نے مندرجہ ذیل غزلیات کو خاص طور پر سندِ قبولیت سے نوازا ہے۔

"رَدیف، قافیہ، بندش، خیال، لفظ گری "
"قلم کو بابِ تمنا پہ دَھر کے دیکھتے ہیں "
"رُکو تو تم کو بتائیں وُہ اِتنے نازُک ہیں "
"خوشبوؤں کے کنول جلاؤں گا"

اور

"اَدائیں حشر جگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے "

اختصار پسندی کے اس دور میں بھی احباب نے ان طویل غزلیات کو جس بے پناہ محبت، چاہت ، پسندیدگی اور داد و تحسین سے سرشار کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کرم فرمائی کا کماحقہ شکریہ کبھی ادا نہیں کیا جا سکتا اور یہی مسلسل حوصلہ

افزائی اور پر خلوص داد و تحسین مزید قلمی مشقت کا جذبہ زندہ رکھتی ہے۔

"وُہ اِتنا دِلکش ہے" 2011 میں آپ کے سامنے آئی تھی۔ اس غزل کی شاندار پذیرائی نے خود مجھے بھی حیران کر دیا۔ پھر 2013 میں شائع ہونے والی کتاب لیلیٰ میں اس کے 50 منتخب اشعار شامل کیے تو بقول احباب کے

شہزاد قیسؔ ذوق کی پہچان بن گیا

سخن شناسوں کی کثیر تعداد نے اس عاجزانہ کاوش کی اتنی پذیرائی کی اور مزید اشعار کا اتنا زیادہ مطالبہ ہوا کہ بالآخر اس غزل پر مزید کام جاری رکھنے اور تنہا اسی ایک غزل کو مکمل کتاب کی شکل دینے کے کٹھن کام کا آغاز کیا گیا۔ چنانچہ پایہ تکمیل پر پہنچنے پر اکلوتی غزل پر مشتمل یہ کتاب تین سو پچاس صفحات (350) اور ایک ہزار ایک سو گیارہ (1111) اشعار

پر مشتمل ہو گی اور اس لحاظ سے اس کا شمار اردو کی طویل ترین غزلوں میں ہو گا۔

اتنی طویل غزل لکھنے میں کئی مشکلات سدِراہ ہیں۔ مثلاً ایک مشکل تو یہ تھی کہ اتنی طویل غزل پر کوئی کتاب، راہنمائی موجود نہیں تھی۔ چونکہ ایسا کام کبھی ہوا ہی نہیں اس لیے تمام تر راستہ پہلی مرتبہ خود ہی طے کرنا پڑے گا۔ ایسے میں تمام درپیش مشکلات جیسے خیالات کی تکرار سے بچنا، غزل کو مسلسل رکھنا، قاری کی دلچسپی قائم رکھنا، غزل کی منطقی حصوں میں تقسیم یہاں بند تو نہیں کہا جا سکتا مگر پھر بھی کسی طرح سے باہم مربوط اشعار کو یکجا رکھنا۔، قافیوں کی مناسب فاصلے کے بعد تکرار وغیرہ جیسے نکات پر خصوصی توجہ رکھنی پڑی۔

ان تجربات کا فائدہ تو یہ ہوا کہ خود ہی بہت سی نئی چیزیں اور باریکیاں سیکھ سیکھ کر آگے بڑھ رہا ہوں۔ تاہم نئے راستے میں

جہاں نئی اقلیمِ سخن کے در وا ہوتے ہیں وہیں گم ہونے کا خدشہ بھی رہتا ہے اور غلطی کا امکان بھی ہوتا ہے۔

ایک اور بڑی مشکل اس غزل کا ردیف ہے "وُہ اِتنا دِلکش ہے"۔ فنی طور پر اس ردیف و قافیہ کے ساتھ غزل نویسی میں ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ اس کا رَدیف واحد ہے جبکہ قافیے کے تمام افعال جمع کا صیغہ بنتے ہیں۔ ایسے میں بے شمار خیالات اس رکاوٹ کو عبور نہیں کر پاتے۔ شروع میں 10 اشعار لکھ پانا بھی نہایت دشوار تھا اور یہ بھی سوچا گیا کہ اس کو "وُہ اِتنے دِلکش ہیں" کر لیا جائے مگر کچھ کوشش کے بعد ظاہر ہوا کہ یوں غزل کا مطلوبہ لطف جاتا رہے گا۔ چنانچہ اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اولین ردیف کے ساتھ ہی کام جاری رکھا گیا۔

مسلسل محنت کے بعد اشعار تو مکمل ہونے شروع ہو گئے لیکن انہی رکاوٹوں کی وجہ سے بہت سے ایسے اشعار ، خیالات منسوخ کرنے پڑتے ہیں جو اپنی جگہ تو اچھے ہیں مگر اس غزل کا

حصہ نہیں بن سکتے۔ ان اچھے (مگر اس غزل کے لیے اضافی) اشعار کی کھیپ کو دیگر غزلیات کی شکل دینا شروع کی۔ اس لیے "وہ اتنے نازک ہیں"، "حسین اِتنے ہیں" سمیت میری بہت سی غزلیات اسی ایک طویل غزل کا حاصلِ ضمنی (بائی پروڈکٹ) ہیں۔

اس بات کا یہ بھی مطلب ہے کہ جب تک یہ غزل مکمل نہیں ہو جاتی "وہ اتنے نازک ہیں" والی غزل سمیت دیگر غزلیات میں اشعار کا اضافہ ناگزیر ہے۔ تاہم ایک مرتبہ مکمل ہونے کے بعد تمام اضافی اشعار منسوخ کر کے ان سب غزلوں کو ایک بہتر شکل دی جا سکتی ہے۔

اب تک ویسے تو اس طویل غزل کے 800 سے زائد اشعار مکمل ہو چکے ہیں مگر چونکہ یہ ایک ہی غزل ہے اس لیے ابتدائی مطالعے کے لیے پیش کرنے کو مزید کام درکار ہے۔

عام طور پر میری غزلیں پندرہ سے اکیس اشعار پر مشتمل ہوتی

ہیں جن میں سے 11 نمائندہ اشعار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں مگر امکان ہے کہ طویل ہونے کے ناطے 1111 منتخب اشعار حاصل کرنے کے ڈھائی، تین ہزار اشعار تحریر کرنے پڑیں گے۔ سو جیسے جیسے وقت ملتا ہے اس پر کام جاری رکھتا ہوں۔

اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں میرا کوئی شعر حرفِ آخر نہیں ہے اور شاعری کا ادنی سا طالب علم ہونے کے ناطے صاحبانِ علم، ناقدین اور قارئین کرام کی رائے اور پسند کی روشنی میں اپنے کلام میں مزید بہتری لانے کی کوشش جاری رکھتا ہوں۔ چنانچہ اس ضمن میں اس غزل کا اگلا حصہ آج آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس غزل کو تین قریبی دوستوں اور تین پسندیدہ ادبی حلقوں میں پیش کر کے اس کٹھن کام کو آگے بڑھانے میں میری مدد کیجیے تاکہ اجتماعی رائے سے بہتر سے

بہترین اشعار کا انتخاب کیا جا سکے۔ آپ کی عنایات پر تہہ دل سے ممنون ہوں۔

دعا کیجیے گا کچھ بن پائے وگرنہ تو اپنی سی کوشش ہی ہوتی ہے کچھ عرصے تک مزید بھی پیش کر سکوں گا۔ اس کاوش پر اپنی رائے سے ضرور نوازیئے گا۔ آپ کی رائے اور محبت ہی میرا کل اثاثہ ہے۔

سدا خوش رہیے

شہزاد قیسؔ۔لاہور

24 دسمبر 2016

ہاتھ سے تحریر شدہ شاعری کا تحفہ

ہر ماہ محدود تعداد میں اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی شاعری یا کتاب دوستوں کی خدمت میں قرعہ اندازی کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ اگر آپ یہ تحفہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس ای میل پر رابطہ کیجیے

Gift@SQais.com

اَدائیں حشر جگائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

اَدائیں حشر جگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے
خیال حرف نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بہشتی غنچوں میں گوندھا گیا صراحی بدن
گلاب خوشبو چرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بدن بنانے کو کرنوں کا سانچہ خلق ہُوا
خمیر ، خُم سے اُٹھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

قدم،اِرم میں دَھرے،خوش قدم تو حور و غلام
چراغ گھی کے جلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حلال ہوتی ہے " پہلی نظر " تو حشر تلک
حرام ہو جو ہٹائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گُل عندلیب کو ٹھکرا دے، بھنورے پھولوں کو
پتنگے شمع بجھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غُبارِ راہ ہُوا غازہ اَپسراؤں کا
نہا نہا کے لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چمن کو جائے تو دَس لاکھ نرگسی غنچے

چمن کو جائے تو دَس لاکھ نرگسی غنچے
زَمیں پہ پلکیں بچھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ پنکھڑی پہ اَگر چلتے چلتے تھک جائے
تو پریاں پیر دَبائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو آنکھ کھلتی ہے غنچوں کی شوخ ہاتھوں پر
تو اَمی کہہ کے بُلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جہاں پہ ٹھہرے وُہ خوشبو کی جھیل بن جائے
گلاب ڈُوبتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ہَوا میں بوسہ اُچھالے تو پھول کِھل اُٹھیں
پرندے نغمے سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ عید ملنے جو غنچوں میں آئے، پھول کہیں
نمازِ خوشبو پڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ چومے غنچوں کو شفقت سے پر "چھپے رُستم"
لبوں سے شہد چرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو حُسن جسم سے چھلَکا، اُسی سے پھول بنے

جو حُسن جسم سے چھلَکا، اُسی سے پھول بنے
ذِرا حساب لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ذِرا سا بوسے پہ مائل ہُوا تو سارے گلاب
نفی میں سر کو ہلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گلابی اِتنا ہے کہ اُس کو شاہ سُرخ گُلاب
"اَبُو گُلاب" بلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

مہکتے پھولوں کی حسرت ہے زُلف مل جائے
تعلقات لڑائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کہا جو مالی سے گُل دو جو اُس کے لائق ہو
تو بولا ہوش میں آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چمن سے ہو کے چلا جائے ، باقی بچتی ہیں
بہت اُداس ہَوائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گلی سے رات کو مِرّیخ کے وَزیرِ معاش
اُتارے گجرے چرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں، بارِش میں اُس کو دیکھیں تو

یہ شوخ تتلیاں، بارِش میں اُس کو دیکھیں تو
اُکھاڑ پھینکیں قبائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں، سانسوں کی خوشبو پالیں اگر
تو پھول، بھول ہی جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں، شبنم سے خود کو پاک کریں
پھر اُس کا ذِکر سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں ، نقشِ قدم جہاں پائیں
دُعا کو ہاتھ اُٹھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں ، تن کی تراش دیکھیں تو
پروں پہ چاقو چلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں رَنگِ حنا کی تصویریں
گھروں میں اَپنے سجائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شوخ تتلیاں، اَنگڑائی اُس کی دیکھیں تو
سر اَپنا پیٹتی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

تمام آئینے حیرت میں غرق سوچتے ہیں

تمام آئینے حیرت میں غرق سوچتے ہیں
اُسے یہ کیسے بتائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جن آئینوں نے اُسے دیکھا اُن کو پتھر بھی
بہت اَدَب سے بُلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو پورا عکس بنانے کا سوچیں آئینے
تو چھَن سے ٹوٹتے جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بہت سے آئینے آپس میں اِتحاد کریں
تو نصف عکس بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو پہنچے آئینہ خانے سہیلیوں کے ساتھ
تو بس اُسی کو دِکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس کے بعد کوئی ، آئینہ گھر آئے تو
مذاق مل کے اُڑائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جن آئینوں نے اُسے دیکھا ہو وُہ جامِ جم
سے ہاتھ تک نہ ملائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

رُکے تو وَقت ٹھہر جائے، نبض روکے سانس

رُکے تو وَقت ٹھہر جائے، نبض روکے سانس
پرندے پر نہ ہلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گنے تو تتلیوں میں خود کو بھول کر نہ گنے
گلاب یاد دِلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چنے گلاب تو لگتا ہے پھول مل جل کر
مہکتی فوج بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ڈَرے تو اَپنی شرارت پہ ہنستے بادَل کو
ہَوائیں ڈانٹ پلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سجے تو سجدے میں خوشبو،دَھنک کے ساتھ گرے
خیال سر کو کھجائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ہنسے تو زَرد رُتوں میں گلاب کھِل جائیں
بہاریں لوٹ کے آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جھکے تو پھول نگاہوں پہ پنکھڑی رَکھ لیں
گھٹائیں ،دُھوپ گھٹائیں،وُہ اِتنا دِلکش ہے

مقابلے میں جو حُسنِ جہاں کے حصہ لے

مقابلے میں جو حُسنِ جہاں کے حصہ لے
مقابلہ نہ کرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

اَگر مقابلہ ہو بھی تو پہلے تینوں مَقام
اُسی کے حصے میں آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

زَمانے بھر کی حسین عورتیں ہَوا میں بلند!
ترازُو ملنے نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس کے سامنے بن ٹھن کے حُسن دِکھلائیں
تمسخر اَپنا اُڑائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

فخر سے سابقہ ملکائے حُسن کہنے لگی
ہم اُس کے آگے ہیں گائیں، وُہ اِتنادِ لکش ہے

کسی کو اُس سے حسد ہو یہ غیر ممکن ہے
کہ خود سا کب اُسے پائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ اَوّل آ کے بھی بے تاج ملکہ کہلائی
کہ تاج اَدنیٰ ہی پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

صنم کدے میں جو پہنچے تو چند پہنچے صنم

صنم کدے میں جو پہنچے تو چند پہنچے صنم
دُعا کو ہاتھ اُٹھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

صنم تراش فقط اُس کی باتیں سن سن کر
صنم تراشتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بتوں کو اُس کی کچھ آشیر باد ہو گی ضَرور
جبھی تو سجدے کرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو مڑ کے دیکھے تو ہو جائیں دیوتا پتھر
"نہیں " بھی کہنے نہ پائیں،وُہ اِتنا دِلکش ہے

کُنواری دِیویاں شمعیں جلا کے ہاتھوں پر
حیا کا رَقص دِکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ گیت گاتا ہے کہ سُر کی راجدھانی میں
کرِشن بنسی بجائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بَلی چڑھانے کو شہزادِیاں بھی لائیں اَگر
زِیادہ موزوں نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کے آنے کی خوشبو منادی کرتی ہے

وُہ جس کے آنے کی خوشبو منادی کرتی ہے
بِگُل گلاب بجائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کی روشنی میں راہ بھانپ کر جگنو
جہاں کو راہ دِکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کی یاد سے سوچوں میں چاند کھلتے ہیں
وُہ جس کے گُن سبھی گائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کے ہونے سے "مادہ پرست" ہیں ہم تم
وُہ جس کو پھول لُبھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کی جلد کو چھونا ہے عید شبنم کی
وُہ جس کو تارے ستائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کا ریشمی آنچل بہار کے فوجی
عَلَم بنا کے اُٹھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جس کی خوشبو کو خوشبو سلام کرتی ہے
وُہ جس کو غنچے منائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

شَفَق کی سرخی نہیں، سرخ سیب جیسے گال

شَفَق کی سرخی نہیں، سرخ سیب جیسے گال
اُفق میں آگ لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

اُفق کے تارے نہیں، اُس کو چوم کر جگنو
ترقی پاتے ہی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ ماہتاب نہیں ، کرنیں چاند زادی کی
شبابِ شب کو سجائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ مورنی نہیں ، گیسو شرابِ اَقدس کے
ہَوا کو رَقص سکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سَحَر کا وَقت نہیں، نصفِ شب سنہرے ہاتھ
حجاب رُخ سے ہٹائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ قوسِ قُزح نہیں ، اَبرُو شوخ قاتل کے
دَھنک پہ دھاک بٹھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ شاعری نہیں حیرت کی اِنتہا میں لفظ
وَرَق پہ پھیلتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

عقیق، لولو و مرجان، ہیرے، لعلِ یمن

عقیق ، لولو و مرجان ، ہیرے ، لعلِ یمن
اُسی میں سب نظر آئیں، وُہ اتنا دلکش ہے

حریر ، اَطلس و کمخواب ، پنکھڑی ، ریشم
دَبا کے ہاتھ لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جواہرات کی قسمت بدل دے شوخ بدن
"شریر" چومتے جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ہم اُس کے سارے حسیں زیور اُتار دیتے ہیں
کہ یہ کیوں موج منائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کنیزیں پیر دُھلائیں تو گرتے قطروں سے
گُہر وُجود میں آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس کی ماسی کے "کنگن" پہ لکھ دے نظم کوئی
سب اُس کو سر پہ بٹھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

دَہَن کی سیپ میں بتیس موتی یکجا ہیں
کہیں مثال نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نہا کے جھیل سے نکلے تو رِند پانی میں

نہا کے جھیل سے نکلے تو رِند پانی میں
مہک شراب سی پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

خدا پہ اُس کے تو ایمان بت بھی لے آئیں
یقین اَدائیں دِلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

دَوا پلائے جسے ٹھیک کب وُہ ہوتا ہے
کہ بار بار پلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

قبا پہ اُس کی محبت کی حکمرانی ہے
صدا پہ صدقے صدائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حنا کی شرح میں لکھی گئیں تمام کتب
اِحاطہ کر نہیں پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حیا پہ اُس کی تقدس غُرور کرتا ہے
اُجالے دیپ جلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جفا پہ اُس کی فدا کر دُوں سوچے سمجھے بغیر
ہزاروں ، لاکھوں وَفائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جمال ایسا جُنوں گر کہ پوج لیں تب بھی

جمال ایسا جُنوں گر کہ پوج لیں تب بھی
نہ لکھی جائیں خطائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نِہال ایسا کہ خوش قامتی پہ سَروِ چمن
رُکوع سے سر نہ اُٹھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

خیال ایسا کہ سوچوں پہ سکتہ طاری ہو
اَرسطو اُنگلی چبائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

مُحال ایسا کہ رُستم بھی کانپنے کے بعد
شکست مان کے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کمال ایسا کہ جس کا زَوال باقی حسین
ذِرا حساب لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جلال ایسا شہنشاہ ، قَدِ آدم عکس
سروں سے بالا سجائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جمال ایسا کہ شہزادیاں تک اُترن سے
لباسِ عید بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر جھکائے تو پاکیزگی طواف کرے

نظر جھکائے تو پاکیزگی طواف کرے
اُجالے پھول چڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر اُٹھائے تو خوشبو کی بجلیاں کڑکیں
مہک سی جائیں ، فضائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر اُٹھا کے جھکائے تو رُوح قبض کرے
حیا پہ صدقے رِدائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر جھکا کے اُٹھائے تو ناگ ششدر و گُم
فُسوں کو توڑ نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر ملائے تو ہم جیسے سات پشتوں تک
نظر کا قرض چکائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر ملا کے ہٹائے تو قلب چلنے لگے
پسینے چھوٹتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نظر ہٹا کے ملائے تو ہوش اُڑ جائیں
جنون اَدائیں سکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

لگائی سرخی کہ سرخی لبوں کی پھیکی لگے

لگائی سرخی کہ سرخی لبوں کی پھیکی لگے
تو تتلیاں نہ ستائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

لگایا اِس لیے غازہ کہ اِس کی سات تہیں
حقیقی حُسن چھپائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

لگائی خوشبو کہ شاید مہکتی لَپٹیں ، ذِرا
بدن کی خوشبو گھٹائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

لگایا اِس لیے چشمہ کہ آنکھ لڑنے سے
یہ مفت مارے نہ جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سیاہ ٹیکا ہیں یہ زیورات کہ ہم تم
اُسے نظر نہ لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یہ ہیرا ناک میں پہنا کہ سادہ لوح مُرید
نظر نہ لب پہ ٹکائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

اَنگوٹھی منگنی کی منگنی بغیر پہنے ہے
کہ لوگ سر نہ کھپائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چڑھے جو قرب کی خوشبو تو گُل رہیں تازہ

چڑھے جو قرب کی خوشبو تو گُل رہیں تازہ
مہینے بیتتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ چُومے خشک لبوں سے جو شبنمِ گُل کو
تو پھول پیاس بجھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گُلاب ، موتیا ، چنبیلی ، یا سمین ، کنول
اُسے اَدا سے لُبھائیں ، وُہ اتنا دلکش ہے

گُلاب ، مشکِ ختن ، زَعفران ، تر ، لوبان
بدن کو سونگھتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گُلاب کاغذی ہاتھوں میں خوشبو دینے لگیں
کئی تو اُگتے بھی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

پڑھا کے تتلی کو اُس کا ترانہ بولی بہار
پروں پہ لکھ کے یہ لائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گُلاب گھر سے ہی ہاتھوں میں لے کے نکلا کہ
گُلاب آتے نہ جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جناب عشق نہ ہو جائے پڑھتے پڑھتے غزل

جناب عشق نہ ہو جائے پڑھتے پڑھتے غزل
مزید آ گے نہ جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گلاب چومتے ہیں صرف ہاتھ بھر زُلفیں
لباس موج منائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حجاب اُتارے، ملے ترکِ مے کشی کا ثواب
کہ رِند جام گرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چناب اُس کے اِشارے سے ہو گیا دو نیم
گھڑے کو آگ لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نصاب میں ہُوا شامل جو حُسن پر اِک باب
تو سال بھر یہ پڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نقاب اُٹھائے تو سورج کا دِن نکلتا ہے
چراغ دیکھ نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جواب اِس لیے دیتا نہیں سلام کا وُہ
کہ لوگ مر ہی نہ جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کھلے جو عشق کا مکتب تو" لب پہ آتی " نہیں

کھلے جو عشق کا مکتب تو" لب پہ آتی " نہیں
دُعا میں دِل سے پڑھائیں،" وُہ اِتنا دِلکش ہے"

معلمہ بنے ، دو منشی تین ہفتوں تک
تو حاضری ہی لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کلاس چھوڑنا تو دُور اُس کے سب شاگرد
بروزِ عید بھی آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سنیں تو چھٹی کی دَرخواست کے سِوا فَر فَر
سب اُس کے طلبہ ؟سنائیں،وُہ اِتنادِلکش ہے

توجہ لینے کو اُس کی شریف بچے کریں
عجیب عجیب خطائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ صرف پاس نہیں اَپنے پاس کرتا ہے
سو بچے جان لڑائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کلاس ہے کہ مریدی کا سلسلہ کوئی
چڑھاوے بچے چڑھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ ہنس رہا ہو تو کچھ بچے آ کے کہتے ہیں

وُہ ہنس رہا ہو تو کچھ بچے آ کے کہتے ہیں
یہ اِملی کھا کے دِکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بہت پسند ہے لڑکوں کو علم کی خوشبو
رُومال اُس کا چرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

پٹائی کر کے ہٹے تو پٹے ہُوئے لڑکے
چھڑی کو چومتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو لکھ کے بھیجے شکایت تو باپ صاحب بھی
لکھائی لب سے لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بجے جو چھُٹی کی گھنٹی تو بچے ہچکی زَدہ
زَمانے بھر کو رُلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

شبِ فِراق پہ مضمون بچے لکھ لائے
اَب اور کیسے بتائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اِمتحان لے ، شاگرد اُس کو نمبر دیں
کئی تو دیتے ہی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

رِیاضی دان اُسے فرض کر کے دیکھیں تو

رِیاضی دان اُسے فرض کر کے دیکھیں تو
رِیاضی بھول ہی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کہے جو فرض کریں ایکس، وائے سے ہے بڑا
سب ایکس جشن منائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جذر بھی لے لیں اَگر دِلکشی کا دِلبر کی
جواب گن نہیں پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس کا مجنوں بنے، اَرشمیدس اُس کو کہے
مجھے رِیاضی پڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

صفر، صفر ہے فقط اِس لیے کہ کر نہ سکا
شمار اُس کی اَدائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کمالِ حُسن کو ہم دو سے ضرب دیتے مگر
عدد کہاں سے منگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

رِیاضی میں جہاں "بے اِنتہا" بتانا ہو
دو آنکھیں اُس کی بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کرائے فرض وُہ جو کچھ بھی فرض ہو جائے

کرائے فرض وُہ جو کچھ بھی فرض ہو جائے
فریضے بڑھتے ہی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بدن کی حد پہ کسی "حادہ زاوِیئے" نے کہا
اِس علم کا تو بتائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

مثلثاتِ بدن سب ہیں چار "ضلعوں" کی
اُصول سر کو کھجائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ دائرے کو مثلث کہے یا خط کو عمُود
سر اَپنا سارے ہلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چلاکے ذِہن میں کچھ لڑکے حُسن کی "پرکار"
"مُماسِ" عشق بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ "مستطیل" بھی کھینچے تو طالب علموں کو
نظر "مربعے" ہی آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کسی کے حُسن کے "تکمیلی زاوِیئے" توبہ
"وَتَر" سروں کو ہلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چلے جو مست ہِرن، شہ جہان، تاج محَل

چلے جو مست ہِرن ، شہ جہان ، تاج محَل
قدم قدم پہ بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سکندر اَصل میں اُس کی تلاش کرتے تھے
کہ خالی ہاتھ نہ جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چرا کے عکس ، حنا رَنگ ہاتھ کا قارُون
خزانے ڈُھونڈنے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

پکارا رو کے یہ دیدارِ عام پر حاتم
حضور ایسی عطائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جھلک دِکھانے کی رَکھیں جو شرط جوئے شیر
ہزاروں کوہ کن آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

تناسب ایسا کہ نوشیروان رو کے کہے
حُضور عدل سکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ذَہین لوگ سرِ کوچہ "یافتم" کہہ کر
دَھمال ڈالتے جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ہمیں مبالغے کی کیا پڑی ہے، لو صاحب!

ہمیں مبالغے کی کیا پڑی ہے، لو صاحب!
ہم آنکھوں دیکھا بتائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غزل میں آئے تو مصرعے سلام کرتے ہیں
حروف ہار بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جنھوں نے دیکھا نہیں اُس کو، شاعری نہ کریں
یا مجھ سے سیکھ کے جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سرہانے میرؔ کے ٹُک فاتحہ کو گر وُہ جھکے
تو میرؔ بول نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غزل جو پڑھ کے سنائی، کہا تمہارے رَقیب
یہ منہ زَبانی سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غزل کا پوچھے جو اِنعام، دَست بستہ کہوں
بس اَپنا نام بتائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس پہ لکھی غزل پڑھ کے مر گیا اُس کا
جنازہ میرؔ پڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ہے اُس کے کوچے میں صدقے کی اِس قدر بھرمار

ہے اُس کے کوچے میں صدقے کی اِس قدر بھرمار
فقیر گاڑی پہ آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گلی میں شوخ کی دائم مشاعرے کا سماں
شجر بھی شعر سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گلی سے اُس کی گزر کر جو نہ بنے شاعر
تو اُس کو اُردُو پڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

گلی میں اُس کی مساوات اَعلیٰ دَرجے کی
صف ایک جیسی بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بہت سے ہیں سَرِ دِہلیز اِتنی مُدّت سے
کہ اُن کو خط یہیں آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جواُس کے کوچے میں پاؤں پہ چل کے آتے ہیں
وُہ چڑھ کے کاندھوں پہ جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

بھُنے کبوتروں کی تین سو دُکانیں ہیں
خطوط اِس قدَر آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کبھی کبھی ہمیں لگتا ہے بھیگے لب اُس کے

کبھی کبھی ہمیں لگتا ہے بھیگے لب اُس کے
ہَوا میں شہد ملائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

خیال میں بھی کوئی لب پہ اُنگلی پھیرے تو
دَھنستے سے نظر آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

اُداس غنچوں نے جاں کی اَمان پا کے کہا
یہ لب سے تتلی اُڑائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ پھونک مارے تو سب گہرا سانس لیتے ہیں
کئی تو ہونٹ چبائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

لبوں کی دِلکشی یاقوتِ سُرخ پر بھاری
کہ یہ تو آگ لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کلی کے کان میں دے کر اَذان خوشبو کی
لبوں کا کلمہ پڑھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُنگلی رَکھ کے لبوں پر اِشارہ چپ کا کرے
تو پھول سکتے میں آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سریلا اِتنا ہے کہ ساز اَپنی آوازیں

سریلا اِتنا ہے کہ ساز اَپنی آوازیں
سُروں سے اُس کے ملائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نشیلا اِتنا ہے کہ جام سوچ کر آنکھیں
مزے سے کانپ سے جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سجیلا اِتنا ہے کہ گرتی بوندیں جھرنے کی
بدن سے نظریں چرائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

رَسیلا اِتنا ہے کہ کلیاں رَس بھرائی کو
طرح طرح سے منائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چھبیلا اِتنا ہے کہ پیراہن کی خوشبو پر
گلاب غزلیں سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

رَنگیلا اِتنا ہے کہ سات رَنگ اُس کے حُضور
سفید سے نظر آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غصیلا اِتنا ہے کہ بادشاہ وَقتِ کلام
اَمان جان کی پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

نفیس اِتنا ہے کہ کرنیں غسل کرنے کو

نفیس اِتنا ہے کہ کرنیں غسل کرنے کو
بدن کی جھیل پہ آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

حسین اِتنا ہے کہ معجزے تعجب سے
بس اُس کو تکتے ہی جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

منور اِتنا ہے چہرہ کہ سونے سے پہلے
چراغ اُس کو بجھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

متین اِتنا ہے وُہ رُعبِ حُسن سے ، ہے مُحال
بَہادُر اُس کو ہرائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سفید اِتنا ہے کہ رَنگ "گہرا" کرنے کو
مہینوں دُودھ پلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

مشین اِتنا ہے دِل وِل چرانے میں خوش لب
کہ لوگ ہِل نہیں پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

یقین اِتنا ہے اَپنے جمال پر کہ نہ لے
خود اَپنی ماں کی دُعائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس کو چومنا چاہیں، اگر وُہ چومنے دے

جو اُس کو چومنا چاہیں ، اگر وُہ چومنے دے
تو چوم پھر بھی نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو بالمشافہ ملیں، سر جھٹک کے قصۂ شب
بطورِ خواب سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

سمندر اُس کے قدم چومنے کو آگے بڑھیں
جوار بھاٹے تب آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

صنم کے سامنے صاحب، سخن تو دُور کی بات!
یہ دِل دَھڑکنے نہ پائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

شبیہ سائے کی اُس کے جو خواب میں دیکھیں
وُہ گھر کبھی نہ بسائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غزل سے آپ کو اَندازہ ہو گیا ہو گا
نہیں تو ۔۔۔ میں جائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے
(نوٹ: خالی جگہ میں باغ پڑھا جائے۔ شکریہ)

جو جان اَٹکے کسی عاشقی میں بسمل کی
تو اُس کا قصہ سنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو کام سوچ رہے ہیں جناب دِل میں اَبھی

جو کام سوچ رہے ہیں جناب دِل میں اَبھی
وُہ کام بھول ہی جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

مگن تھے مینہ کی دُعا میں سبھی کہ وُہ گزرا
بدل دیں سب کی دُعائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ستارے توڑ کے لانے کی کیا ضرورت ہے
ستارے دوڑ کے آئیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

ہم اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا نہیں سکتے
گلے سے کیسے لگائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

وُہ جتنا جسم تھا ، اُتنا غزل میں ڈھال لیا
طلسم کیسے دِکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

غلام بھیجتا ، سر آنکھوں پر بِٹھا لیتے
اُسے کہاں پہ بِٹھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

زَبان وَصف سے عاجز ، حُروف مفلس تر
قلم گھسیٹ نہ پائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

مجھے شروع میں پڑھا کر ہیں دَم بخود شاعر

مجھے شروع میں پڑھا کر ہیں دَم بخود شاعر
اَب آگے کِس کو پڑھائیں، وُہ اِتنا دِلکش ہے

اَکیلے گیسوؤں کا حُسن اُٹھا نہیں سکتا
گھٹائیں ہاتھ بٹائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

چمن میں اُس نے جہاں دونوں بازُو کھولے تھے
وَہاں کلیسا بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

طلسمِ حُسن ہے موجود لفظوں سے اَفضل
لغت جدید بنائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو اُس کے شہر میں آتے ہیں، سانس بعد میں لیں
سفینے پہلے جلائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جو شعر جانِ غزل تھا ، وُہ جان کر چھوڑا
کہ آپ مر ہی نہ جائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

جب اُس پہ لکھی غزل پڑھ کے یار دَنگ ہیں **قیسؔ**
ہم عکس کیسے دِکھائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

کتاب خریدیئے

آپ میری کتاب لیلیٰ خریدنے کے لیے علم و عرفان پبلشرز۔ 40 الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور تشریف لائیے یا گھر بیٹھے کیش آن ڈیلیوری کے لیے فون آرڈر کریں۔ قیمت 300 روپے بمعہ ڈاک خرچ۔ 144 صفحات۔ 330 گرام

Phone : 0092-42-37232336, 37352332

نوٹ: کچھ آٹو گرافڈ کاپیاں بھی موجود ہیں مگر ان کے لیے جلد آرڈر کیجیے

Buy my book "Laila" Visit Ilm-o-Irfan Publishers, 40-Alhamd Market Urdu Bazaar Lahore - Pakistan, 54000 or Order it on phone for home delivery. 144 Pages, 330 Grams, Price 300 Rs. (Including Postal Expenses(
Phone : 0092-42-37232336, 37352332
Note: For autographed copies order quickly

آنکھ بند کر کے لیجیے وہ کتاب
قیسؔ کا جس پہ نام ہے صاحب

کیا آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں؟

میرا ٹوئٹر اکاؤنٹ بہت زیادہ ایکٹو ہے۔ روزانہ تازہ اشعار کے ساتھ ساتھ مکمل غزلیات بطور الگ الگ اشعار ٹوئٹر پر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں تو میرے اس ٹوئٹر ہینڈل سے منسلک ہو سکتے ہیں۔

Twitter.com / ShahzadQais

ٹیکسٹ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیجیے

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں میری شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے یہ میری تمام کتب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائلیں موجود ہیں۔ یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔ حسب فرصت ملاحظہ کیجیے۔

لیلیٰ	http://SQais.com/QaisLaila.html
دِسمبر کے بعد بھی	http://SQais.com/QaisDecember.html
تتلیاں	http://SQais.com/QaisTitliyan.html
عید	http://SQais.com/QaisEid.html
غزل	http://SQais.com/QaisGhazal.html
عرفان	http://SQais.com/QaisIrfan.html

انقلاب	http://SQais.com/QaisInqilab.html
وُہ اِستادِلکش ہے	http://SQais.com/QaisDilkash.html
نمکیات	http://SQais.com/QaisNamkiyaat.html
نقشِ ہفتم	http://SQais.com/QaisNaqsh.html
اِلہام	http://SQais.com/QaisIlhaam.html
شاعر	http://SQais.com/QaisShayer.html
ایک شعر	http://SQais.com/QaisShair.html
ایک سو اسی	http://SQais.com/Qais180.html

میری خدمات حاضر ہیں

میں بطور فری لانسر مختلف افراد ، اداروں کے لیے کام کرتا ہوں۔ ویب سائٹ مینجمنٹ ، سوفٹ ویئر ڈیویلپمنٹ ، آن لائن مارکیٹنگ، کاپی رائٹنگ، مضمون و کالم نویسی، کتابوں کی ایڈیٹنگ، شاعری کی تفہیم و اصلاح، جذباتی مشکلات کا حل، کیرئیر کونسلنگ وغیرہ میری ترجیحی جابز ہیں۔ جاری پروجیکٹس کے باوجود ہر ماہ پندرہ، بیس گھنٹے اضافی نکل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو ان شعبوں میں سے کسی میں میری خدمات درکار ہو تو رابطہ فرمایئے۔ وقت دستیاب ہونے کی صورت میں، میں حاضر ہوں۔ معاوضہ اور دیگر تفصیلات فون، اسکائپ یا وٹس ایپ پر طے کی جاسکتی ہیں۔ شکریہ

اس کتاب کا مکمل متن حاصل کریں

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں یہ شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے اس کتاب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائل موجود ہے۔ یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔

وُہ اِتنا دِلکش ہے از شہزاد قیسؔ

[SQais.com / QaisDilkash.html](SQais.com/QaisDilkash.html)

اپنی کتاب آن لائن شائع کریں

یہ کتاب اُردُو پبلک لائبریری کے تحت شائع کی گئی ہے۔ اُردُو پبلک لائبریری آپ کی کتب کی آن لائن اشاعت کا شاندار ذریعہ ہے۔ جہاں سالانہ قلیل معاوضے کے عوض آپ کی کتاب ایک معتبر سائٹ کے ذریعے ماہانہ لاکھوں قارئین تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر آپ کی کتاب پہلے سے سوشل میڈیا یا ذاتی ویب سائٹ پر موجود ہے تب بھی اُردُو پبلک لائبریری پر اس کی اشاعت سے اسے ہزاروں اضافی قارئین اور میڈیا ریٹنگ میسر آ سکتی ہے۔

ہم اکثر موصول شدہ کتب شائع کرنا چاہتے ہیں تاہم تمام کتب شائع نہیں کی جا سکتیں۔ آپ اپنی کتاب ریویو کے لیے بھجوائیں۔ اگر وہ ہمارے معیار اور قارئین کے پسندیدہ موضوعات کی فہرست میں پوری اتری تو اسے ضرور شائع کیا جائے گا۔ مزید رابطے کے لیے تحریر فرمائیے

Info@UrduPublicLibrary.com

نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کریں

چونکہ میں اپنی کتب اپ ڈیٹ کرتا رہتا ہوں اس لیے ہو سکتا ہے اس کتاب کا نیا ایڈیشن آ چکا ہو۔ ابھی اس لنک کے ذریعے نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

SQais.com / QaisDilkash.pdf

حرفِ آخر

جب تلک لکھنے والا زندہ ہے
ہر غزل نا تمام ہے صاحب

میری تمام شاعری ایک دائمی طالب علم کی مسلسل سیکھنے کی جدوجہد ہے۔ اس ضمن میں کسی کلام میں تبدیلی یا منسوخی کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ آپ کسی بھی پہلو میں کوئی نقص یا بہتری کی تجویز رکھتے ہوں تو میں تہہ دل سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ضرور لکھیے میں حتی الامکان اپنے بیان، اظہار، مطالب اور پیشکش میں بہتری لانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

آپ کا شکریہ

اتنے مصروف دور میں اس عاجزانہ کاوش کو چند لمحے دینے پر میں تہہِ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ اپنے پسندیدہ شعر سے متعلق رائے دینے یا اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے لیے ضرور رابطہ کیجیے۔ سدا خوش رہیے۔ خدا حافظ

20 جون 2017۔ شام 5 بج کر 5 منٹ

شہزاد قیسؔ۔ لاہور